بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نوٹ ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ، ۹ صلح ۱۳۶۲ ہش، ۹ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۸ صلح / جنوری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بلڈ پریشر اور ضعف کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ انسان کو اس پر عمل کرنیکا پابند بنا دیتا ہے

آنحضورؐ کے فرمان کے بموجب مومن کی یہ شان ہے کہ وہ نصیحت کی ہر بات کو اپنی گمشدہ چیز سمجھتا ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین نے شدید سردی اور بارش میں نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا

دوکاندار بھی اس سال اپنے اعلیٰ کردار کی وجہ سے احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق قرار پائے

(مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ)

ربوہ، ۷ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ میں مومن کی اس شان کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ نصیحت کی بات کو اپنی گمشدہ چیز سمجھ کر قبول کرتا ہے حضور ایدہ اللہ نے سیرۃ نبویؐ کے مطالعہ کے اس پہلو کی طرف خاص زور دیا کہ سیرۃ نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنا انسان کو اس بات کا پابند بنا دیتا ہے کہ اس پر عمل بھی کیا جائے اگر سیرۃ نبویؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر اطلاع پانے اور اس کے حسن کا لطف اٹھانے کے بعد واپس لوٹ کر ایک قدم بھی نہ اٹھائیں تو یہ طرز عمل منافقت اور جھوٹ کا آئینہ دار بن جاتا ہے۔ ایسے شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا کوئی حق نہیں اور نہ اس کی کوئی اہمیت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمن میں فتح مکہ کے موقع پر آنحضورؐ کیطرف سے اپنے جانی دشمن کفار کو معاف کر دینے کے واقعہ کی نہایت ہی ایمان افروز تفاصیل بیان کر کے دشمنوں کو معاف کر دینے سے متعلق اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا گزشتہ ہفتے میں نے ان مہمانوں کی عظیم قربانی کا ذکر کیا تھا جو شدید سردی میں جلسہ گاہ میں بیٹھے رہے اور انہوں نے اس آزمائش پر حیرت انگیز صبر سے کام لیا۔ بیرون ملک سے آئی ہوئی ایک بہن نے لطیف شکوہ کے رنگ میں کہا ہے کہ بہنوں اور بچیوں کا کیا قصور ہے کہ ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ وجہ یہ ہے کہ خلفاء وقت کے خطبوں کے ذریعہ جماعت کی تاریخ بن رہی ہے اس لحاظ سے خلفاء کے خطبوں کو بہت اہمیت حاصل ہے مردوں کی قربانی کا ذکر محفوظ کیا گیا ہے اس سے آئندہ نسلوں کو جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے دعا کی تحریک ہوگی تو احمدی عورتوں کو اس دعا سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ شکوہ بجا ہے حقیقت یہ ہے کہ احمدی بہنوں نے مردوں سے بھی زیادہ قربانی کا مظاہرہ کیا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے آخری دن پہلے وقت جب شدید سردی تھی اور بارش ہو رہی تھی اس وقت جو جائزہ لیا گیا اس سے پتہ چلا کہ مردوں کے جلسہ گاہ میں نسبتاً کم مرد تھے اور عورتوں کی جلسہ گاہ میں بہت بڑی تعداد عورتوں کی گودیوں میں بچے لیے اور ہاتھوں میں سلیپر جوتیاں اٹھائے کیچڑ میں لت پت جلسہ گاہ میں موجود اس حال میں منتظر تھی کہ جلسہ شروع ہونے کے بارے میں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ شام کے اجلاس میں بھی اگرچہ بچے شدید سردی میں تکلیف محسوس کر رہے تھے مگر عورتیں بڑے صبر سے پورا وقت بیٹھی رہیں اور کوئی اٹھ کر نہیں گئی۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن کو یاد کر کے آئندہ نسلیں دعائیں کرتی رہیں گی۔

حضور نے فرمایا ربوہ کے دکانداروں نے بھی ایسا نمونہ دکھایا کہ وہ جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ جلسہ سے قبل دکانداروں کو تلقین کی گئی کہ وہ جلسہ اور نمازوں کے اوقات میں دکانیں بند رکھیں۔ اس جلسے کے دوران جب جائزہ لیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حیرت انگیز اثرات دیکھنے میں آئے۔ اس دفعہ غیر معمولی اور نمایاں طور پر جلسہ اور نمازوں کے اوقات میں اکثر و بیشتر دکانیں بند رہیں۔ حضور نے فرمایا یہ امر واقعہ ہے کہ یہ بات خلافت کی برکات کا نہایت اعلیٰ مظاہرہ ہے کہ جب بعض اوقات دوسرے لوگوں کی نصیحت اثر نہیں کرتی تو خلیفۂ وقت کی بات میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر ڈال دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا میں سالہا سال (خلافت سے پہلے) ان دکانداروں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتا رہا۔ کیونکہ افسر جلسہ سالانہ نے یہ میری ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ میں تربیتی امور کی نگرانی کروں مگر برسال میری تلقین اور کوشش رائیگاں جاتی اب میں بحیثیت ذات وہی ہوں۔ مگر اب میری آواز خلافت کی آواز ہے۔ چونکہ یہ آواز خلافت کی طرف سے تھی اس لیے اب اس میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی اثر رکھ دیا۔

حضور نے فرمایا ضمناً میں اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خلافت کی بات میں غیر معمولی اثر اور اطاعت کی بات تو ٹھیک ہے لیکن جو مومنوں کی اصل جماعت ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں کہنے والے کو اہمیت نہیں دیتی بلکہ اصل اہمیت اس بات کو دیتی ہے جو کہی جا رہی ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان۔

الحکمۃ ضالۃ المؤمن

کے مطابق ہر اچھی بات کو اپنی بات سمجھ کر قبول کرتی ہے۔ چاہے یہ اچھی بات کسی گند سے ہی کیوں نہ ملے۔ کوئی ادنیٰ شخص نصیحت کرے یا اعلیٰ شخص نصیحت کرے چاہے وہ عزت سے بات کرے یا تحقیر سے یا نفرت یا محبت سے دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ دیکھنا ہے کہ نصیحت کیا ہے یہ نہیں دیکھنا کہ نصیحت کون کر رہا ہے۔ مومنوں کی حقیقی جماعت کے معیار اطاعت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے اس صحابی کا واقعہ بیان فرمایا جس کو مسجد میں آتے ہوئے کان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پڑی تھی کہ "بیٹھ جاؤ" اور وہ وہیں گلی میں بیٹھ گئے اور پرندوں کی طرح پھدک پھدک کر مسجد کیطرف جانے لگے کسی نے پوچھا تو کہا کہ مجھے علم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے کہا ہے کہ بیٹھ جاؤ میں تو یہ جانتا ہوں کہ میرے کان میں ایک حکم پڑا ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ اس کی کماحقہٗ اطاعت کروں۔

باقی صفحہ ۵ پر

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی علالت اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ آجکل بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ طبیعت از حد ناساز ہے اور کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷ جنوری کو اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے ہمراہ انگلستان روانہ ہونگے وہاں سے ۲۲ جنوری کو بغرض علاج امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں ضروری ٹیسٹوں کے بعد ڈاکٹر آپریشن کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو علاج میں برکت ڈالے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر صحت یاب ہو کر وطن واپس تشریف لائیں نیز مولیٰ کریم آپ کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ کامیابیوں، کامرانیوں اور خوشیوں سے بھرپور و معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

● میری بچی ثمامہ نورین کے دائیں بازو پر گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹ آئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد کامل صحت بخشے۔ آمین۔

(شیخ عبدالماجد خوشنویس الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ
۹ صلح ۱۳۶۲ ہش

نصرتِ الٰہی کو جذب کرنیوالا مومنوں کا خصوصی امتیاز

اللہ تعالےٰ جب غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو مبعوث کرکے ایک جماعت قائم کرتا ہے تو ابتداء میں وہ جماعت اور اُس کے افراد بہت کمزوری اور بے بضاعتی و بے چارگی کی حالت میں ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالف غالب اکثریت میں ہونے کے باعث قوت و طاقت، دبدبہ و حکومت اور بے پناہ اثر و رسوخ کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کی دولت، ثروت اور وسائل کی بہتات کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں کہ خدائی جماعت کے کمزور و بے بضاعت افراد کو بے انتہا مشکلات و مصائب میں سے گزرنا اور انتہائی صبر آزما حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات انہیں اپنی ہستی ہی کا لعدم ہوتی نظر آنے لگتی ہے لیکن اس کے باوجود بالآخر ہوتا یہی ہے کہ وہ کمزور و بے بضاعت لوگ حق کو غالب کرنے میں کامیاب رہتے ہیں اور حق کے طاقتور مخالف مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

لازمی طور پر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا ممکن کیسے ہوتا ہے؟ اس بظاہر ناممکن کو ممکن بنانے والی ایک ہی چیز ہوتی ہے اور وہ ہے نصرتِ الٰہی۔ یعنی خدائی جماعت کے کمزور و بے بضاعت افراد کو نصرتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے اور اس کے بل پر ہی وہ بالآخر حق کو دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی اس سنت کا کہ وہ اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والے کمزور و بے بضاعت افراد کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا اور انہیں ضرور غالب کرکے رہتا ہے شروع ہی سے ایک دائمی وعدہ کی شکل میں اعلان کر رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس دائمی وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ کا ہر وعدہ ہی حتمی اور یقینی ہوتا ہے کیونکہ یہ بھی اس کی سنت ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے برخلاف کبھی نہیں کرتا۔ تاہم اس نے مومنوں کی مزید ڈھارس بندھانے اور ان کے دلوں کو مضبوط کرنے کے لئے نصرت کے وعدہ کو ایک اور رنگ میں بھی دہرایا ہے اور دہرایا بھی ہے بڑے شدّ و مدّ کے ساتھ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کی مدد کرنا تو ہمارا فرض ہے (یعنی ہم نے خود اپنے اوپر اس امر کو فرض کیا ہوا ہے کہ ہم مومنوں کی ضرور مدد کیا کرتے ہیں)

پھر وہ مومنوں کو نصرت کے اس عمومی وعدہ پر ہی نہیں رہنے دیتا بلکہ مومنوں کو نامساعد حالات میں ساتھ کے ساتھ یہ تسلی دیتا رہتا ہے کہ وہ گھبرائیں نہیں اس کی مدد عنقریب ان تک پہنچنے والی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:۔ یاد رکھو! (یعنی بے فکر رہو) اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اور کبھی مومنوں کو اپنے صادق الوعد خدا کی طرف سے یہ بشارت ملتی ہے:۔

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۝ (الصف آیت ۱۴)

(ترجمہ:۔ اللہ کی طرف سے مدد اور عنقریب ملنے والی فتح (تمہارے لئے مقدر ہے)

اللہ کی مدد مومنوں اور ان کے مخالفوں کے مابین ایک فرقان کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ وہ صرف مومنوں کو ہی اپنی نصرت سے نوازتا ہے۔ ان کے مخالفین اس سے یکسر محروم و بے نصیب ہوتے ہیں۔ جبھی تو مومن اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب رہتے ہیں اور ان کے مخالف حق کو مٹانے کے مقصد میں خائب و خاسر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ لیکن یہ فرقان (یعنی نصرتِ الٰہی) مومنوں کو محض برائے نام ایمان لانے کے نتیجہ میں نہیں ملا کرتی بلکہ اس کے لئے مومنوں کو اعمالِ صالحہ بجا لاکر اپنے اندر نصرتِ الٰہی کا مورد بننے کی اہلیت پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اور ان اعمال صالحہ میں اوّلیت تقویٰ کو حاصل ہے۔ مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوں اور عند اللہ متقی بنیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بہت بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا (یعنی تمہیں اپنی نصرت سے نوازے گا) اور تمہاری کمزوریوں کو دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

پھر تقویٰ کے نتیجہ میں متقیوں کو اللہ تعالےٰ اپنی مدد سے اس رنگ میں نوازتا ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ کی معیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہر لحظہ اور ہر آن وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی ان سے الگ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ (النحل آیت ۱۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ کا طریق اختیار کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہیں۔

الغرض خدائی جماعتوں کے لئے ان کی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی مقدر ہوتی ہے۔ وہ اس مقصد میں کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ انہیں اس مقصد میں کامیابی نصرتِ الٰہی کے بل پر حاصل ہوتی ہے جو فرقان کے طور پر انہیں ہی عطا کی جاتی ہے اور عطا بھی کی جاتی ہے تقویٰ کے نتیجہ میں جس سے وہ اپنے آپ کو بطور خاص متصف کرتے ہیں۔ تقویٰ کا وصف ہی ان کا سب سے بڑا امتیاز ہوتا ہے۔ اور یہ امتیاز ہی نصرتِ الٰہی کو جذب کرکے انہیں کامیابی اور فتح مبین سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اسی لئے خدائی جماعتیں سب سے زیادہ فکر اس بات ہی کی کرتی ہیں کہ ان کے افراد تقویٰ کی راہ پر گامزن رہیں اور ان کی ہر حرکت و سکون میں تقویٰ کا نور جھلکتا نظر آئے۔

اور اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"آدمؑ سے لے کر آج تک کسی کو تقویٰ کے سوا فتح نہیں ہوئی۔ فتح کی کنجی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فتح صرف اسی کو ہو سکتی ہے جس کا بحر تقویٰ میں سب سے بڑھ کر ہے۔ تقویٰ کا پودا قائم ہو جائے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان اُلٹ سکتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴)

منزل بہ منزل آگے ہی آگے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ر مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"میرا تجربہ یہ ہے کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذمہ داری پوری کرے گی۔ اور اس کا قدم پہلے سال کی نسبت آگے ہی آگے بڑھے گا"۔ (بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)

اپنے نفس کا محاسبہ فرماتے ہوئے دیکھئے کہ آپ نے چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیا ہے؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء مورخہ ۲۶ دسمبر پہلا اجلاس

غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلقِ عظیم

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب - استاذ الجامعۃ احمدیہ - ربوہ

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ (الفتح ۱۹ تا ۲۱)

حضرات! میری تقریر کا عنوان ہے "غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم"۔

اللہ جل شانہٗ ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ، کہ تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے یعنی اخلاق کی تمام قسمیں سخاوت شجاعت، عدل، رحم، احسان، صدق، حوصلہ وغیرہ سب تجھ میں جمع ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریکۂ حیات حضرت عائشہؓ کا یہ بے ساختہ بیان آپ کے اخلاق کی خوب عکاسی کرتا ہے کہ۔ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ آپ کے اخلاق مجسم قرآن تھے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب زندگی قرآن شریف کی عملی تفسیر ہے جس کا ورق ورق اخلاقِ فاضلہ کے بے مثل موتیوں سے سجا ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کرام پر مصائب اور فتوحات کے دونوں زمانے ان کے اخلاق ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں اور اس بارہ میں سب سے اوّل قدم حضرت خاتم الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکہ آپ پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہوگئیں۔ جس سے آپؐ کے تمام اخلاقِ فاضلہ آفتاب کی طرح روشن ہو گئے۔ یہ حسنِ توارد ہے کہ مصائب کے زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ آپ حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب میں سن چکے ہیں اور میرا موضوع غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم کا بیان ہے۔

ہمارے سید و مولا کے مکارم اخلاق کی عظمت یہ ہے کہ وہ حالات کی تبدیلی اور زمانہ کے انقلابات کے باوجود اپنے حسین جلوے دکھاتے نظر آتے ہیں۔ تکلف اور تصنع سے پاک ایسے کامل اور سچے اخلاق میں بلاشبہ خدائی شان جلوہ گر نظر آتی ہے اور ہر صاحب بصیرت انسان بے اختیار یہ کہہ اٹھتا ہے ؎

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْهِكَ اَعْتَدَلَ
شَانًا یَفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

اے آقا! میں تیرے روشن و تاباں چہرے میں ایسی شان اور عظمت دیکھتا ہوں جو انسانی شمائل اور اخلاق سے کہیں بڑھ کر ہے۔

حضرات! اس وقت مجھے صرف غزوۂ خیبر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کی چند جھلکیاں پیش کرنی ہیں۔

یہ مضمون دراصل ایک سلسلہ وار مضمون کی کڑی ہے جو پانچ سال سے جاری ہے۔ گزشتہ سال ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فتح حدیبیہ میں ظاہر ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا دلنشیں تذکرہ فرمایا تھا۔

فتح حدیبیہ کے ساتھ فتح خیبر کا صرف یہی تعلق نہیں کہ حدیبیہ کے بعد تین ماہ کی قلیل مدت میں خیبر فتح ہو گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خیبر کو فتح قریب کا نام دیا اور اسے حدیبیہ کا انعام قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ حدیبیہ میں مسلمانوں کے صبر و استقامت اور جذبات کی قربانی کے مظاہرہ پر خوش ہو کر اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت جلد اپنے وقت سے پہلے یہ فتح عطا فرمائی۔

خلق عظیم کے اس مضمون میں خیبر کے حالات کو سمجھنے کے لئے پس منظر کے طور پر یہود کے ساتھ بعض دوسرے غزوات اور غزوۂ خیبر کے بعض واقعات کا بیان ناگزیر ہے۔

سامعین کرام! آپ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد یہود کے تین قبائل بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ کے ساتھ بھی امن و صلح سے رہنے کا معاہدہ کیا۔ یہود کے یہ تینوں قبیلے مدینہ کے جنوب مشرق میں چار پانچ میل کے اندر پھیلے ہوئے تھے۔

۲ھ میں مسلمانوں کی فتح کے بعد یہود نے مدینہ کے مشرکین اور منافقین سے مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں بنو قینقاع اس میں پیش پیش تھے جب اس معاہدہ شکنی، فساد اور بے حیائی کی ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو وہ قلعہ بند ہو کر مسلمانوں سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے اس کی سزا ان کی اپنی شریعت کے مطابق تو یہ تھی کہ ان کے جنگجو مردوں کو قتل اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے لیکن یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان شفقت اور وسعت حوصلہ تھا کہ آپ نے ان کی جان بخشی فرما دی لیکن چونکہ مدینہ میں ان کا رہنا خطرناک تھا اس لئے آپ نے بنو قینقاع کو مدینہ سے چلے جانے کا حکم دے دیا۔

۳ھ میں یہود کے سب سے بڑے قبیلے بنو نضیر کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف اہل مکہ سے ساز باز رکھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدام قتل کے منصوبہ کی صورت بدعہدی ظاہر ہوئی۔ جب ان سے مؤاخذہ کیا گیا تو وہ بھی قلعہ بند ہو کر مسلمانوں سے برسرپیکار ہو گئے اور پندرہ دن بعد انہوں نے مال و اسباب سمیت مدینہ سے نکل جانے کی شرط پر قلعوں کے دروازے کھول دیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد چونکہ ان کی شرارتوں کا سدباب تھا۔ اس لئے آپ نے یہ شرط مان لی اور ۴ھ بنو نضیر کے یہودی چھ سو اونٹوں پر اپنا تمام ساز و سامان لاد کر بڑی شان و شوکت سے مدینہ سے نکلے بنو نضیر کا سردار حیی بن اخطب اپنے خاندان سمیت خیبر کے قلعہ بند شہر میں جا کر آباد ہو گیا اور مسلسل قبائل عرب اور اہل مکہ کو آنحضورؐ اور اسلام کے خلاف اکساتا رہا۔

حیی بن اخطب کی اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں ہی جنگ احزاب میں سارا عرب متحد ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا صرف یہی نہیں بلکہ اس نے مدینہ کے نواح میں بسنے والے آخری یہودی قبیلہ بنو قریظہ کو بھی مسلمانوں کے خلاف اکسا کر غداری پر آمادہ کیا۔

غزوۂ احزاب کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی غداری پر گرفت کرنے نکلے تو وہ بھی قلعہ بند ہو گئے اور بالآخر انہوں نے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو حَکَم ماننے سے انکار کرتے ہوئے سعد بن معاذ کو حَکَم بنایا اور حضرت سعدؓ نے یہودی شریعت کے مطابق بنو قریظہ کے لڑنے والے مردوں کو قتل اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنانے کا فیصلہ کیا۔

میں سوچتا ہوں کہ اگر بنو قریظہ اپنا فیصلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم پر چھوڑتے تو شاید وہ اس انجام کو نہ پہنچتے

گزشتہ سال فتح حدیبیہ کے بیان میں ہمارے موجودہ امام نے اس عظیم الشان تاریخی نکتہ سے پردہ اٹھایا تھا کہ چھٹے سال ہجری میں اسلام کے خلاف دو خطرے شمال اور جنوب کی سمتوں سے سر اٹھانے کو تیار تھے شمال کی جانب مدینہ سے صرف ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر بڑا خطرہ خیبر کے یہود کی طرف سے تھا اور جنوب کی طرف سے آنے والا خطرہ قریش مکہ سے تھا جو مسلمانوں کے خلاف ایک فیصلہ کن حملہ کی تیاری کر رہے تھے ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے ذریعہ قریش مکہ کا خطرہ وقتی طور پر ٹل گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شمال کی طرف سے نمودار ہونے والے یہود خیبر کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے مستعد کر دیا۔

فتح حدیبیہ سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح خیبر اور مال غنیمت کا وعدہ دیا گیا تھا۔ جس سے سر ولیم میور نے کلام الٰہی کی پیشگوئیوں کو نہ سمجھنے اور ان کو عقل کے پیمانوں سے ناپنے کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے وہ اپنی کتاب لائف آف محمد میں لکھتا ہے کہ حدیبیہ سے واپسی پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ساتھیوں کو بہت زیادہ مال غنیمت کی امید دلائی تھی غالباً خیبر کے یہودیوں یا ان کے حلیف بنو غطفان کی طرف سے کسی اشتعال انگیزی کا انتظار تھا۔ لیکن جب ایسی کوئی حرکت نہ ہوئی تو محمد نے بلا وجہ ان پر حملہ کر دیا۔

سامعین کرام! یہود خیبر اور ان کے حلیفوں کی اشتعال انگیزی کی نشاندہی سے مسٹر میور کے دل کا چور تو پکڑا گیا ہے اب تاریخی حقائق یہ فیصلہ کریں گے کہ خیبر پر حملہ حدیبیہ کی شکست کا بدلہ لینے اور حصول غنیمت کی خاطر تھا یا خیبر کے شمالی خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے مسلمانوں کا ایک دانشمندانہ اور مدافعانہ اقدام!

جہاں تک حدیبیہ کی شکست کا تعلق ہے یہ مفروضہ مغربی مصنفین کا خود تراشیدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ قرآن شریف نے حدیبیہ کو فتح مبین سے یاد کیا ہے اور بعد کے حالات نے بھی اسے عظیم الشان فتح ثابت کیا۔ رہا خیبر کے مال غنیمت لوٹنے کا اعتراض تو قرآن شریف نے اس کا جواب پہلے ہی دیدیا ہے۔

چنانچہ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ صرف خیبر ہی وہ غزوہ ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی کہ اس غزوہ میں بعض منافق بھی جو عام طور پر جنگوں سے پیچھے رہتے ہیں مالِ غنیمت کے لالچ میں ساتھ جانا چاہیں گے تم ان کو ساتھ نہ لے جانا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کی تیاری کا حکم دیا تو یہ اعلان فرمایا کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص محض غنیمت کے ارادہ سے نہ نکلے۔

اور صرف یہ اعلان ہی نہیں کیا بلکہ اس کی تعمیل کے عملی کارروائی یہ فرمائی کہ صرف حدیبیہ میں شامل افراد ہی کو خیبر کی تیاری کا حکم فرمایا۔ جو خلوص نیت سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے نکلے تھے۔

جنگی نقطۂ نگاہ سے فوج کی تعداد پر ایسی پابندی بظاہر نامناسب معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس سے مسلمانوں کی سپاہ کی تعداد حدیبیہ میں شامل ڈیڑھ ہزار مسلمانوں میں محدود ہو کر رہ جاتی ہے جبکہ خیبر میں دس ہزار کی قلعہ بند اور زبردست مسلح فوج سے مقابلہ درپیش ہے۔

حضرات! غنیمت تو فتح کا لازمی نتیجہ ہوا کرتی ہے لیکن کیا جارحانہ اقدام کرنے والوں اور مال غنیمت لوٹنے والوں کا یہی طریق ہوا کرتا ہے کہ مختلف پابندیاں اور قیود لگا کر ساتھ نکلنے والے سپاہیوں کو روک دیا جائے؟ یہ حد بندیاں تو ہرگز مسلمانوں کے موافق نہیں لیکن علم و حکمت میں بے نظیر اس مدبر جرنیل کا یہ فیصلہ بھی ہمیشہ کی طرح اصولوں پر مبنی تھا وہ تو اصولوں کا بادشاہ تھا اس نے لالچ اور طمع سے بے نیاز مٹھی بھر پاکبازوں کی جماعت کو ساتھ لے لیا لیکن غنیمت کے لالچ میں ہمراہ ہونے والے ایک لشکر جرار کو چھوڑ دیا اور اسے ہمرکاب رکھنا گوارا نہ کیا۔ کیونکہ اس کا بھروسہ سپاہیوں اور تعداد پر نہیں بلکہ اس کا توکل خدا پر ہوا کرتا تھا اور اس کی لڑائی یا صلح مالِ غنیمت یا دنیوی جاہ و حشمت کی غرض سے نہیں بلکہ خدا کے نام کی عظمت اور بلندی کے لئے ہوا کرتی تھی۔ اس کی روح کی پکار تو یہ تھی

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

حضرات! خیبر کی طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشقدمی کی وجوہات بھی اپنے جلو میں خلق عظیم کے حسین نمونے رکھتی ہیں۔

خیبر میں یہود کی خود مختار ریاست تھی اور بنو نضیر کے سرداروں نے مدینہ سے جلاوطنی کے بعد خیبر کے قلعہ بند شہر کو مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز بنا لیا تھا۔

بنو نضیر کا سردار حیی بن اخطب جنگ قریظہ میں مارا گیا اور ابو رافع اس کا جانشین ہوا اس نے ۶ھ میں عرب قبائل غطفان کو جو خیبر سے کچھ فاصلہ پر جنوب مشرق میں آباد تھے اور ہمیشہ سے یہود کے حلیف تھے مال و دولت کا لالچ دے کر مسلمانوں کے خلاف مقابلہ کے لئے تیار کر لیا۔ یہاں تک کہ ایک بہت بڑی فوج لے کر مدینہ پر حملہ کی تیاریاں کیں۔

دوسری طرف تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان کریمانہ نظر آتی ہے کہ آپ زیادہ خون خرابہ سے بچنے کی کوشش فرماتے تھے چنانچہ یہود کی ہولناک سازشوں کا علم ہونے پر آپ نے خیبر پر حملہ کر کے انسانی جانوں کو تلف کرنے کے بجائے یہ مدافعانہ قدم اٹھانا پسند کیا کہ یہود کی اس شر پسند قیادت کو ختم کر دیا جائے۔ جو مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی چاہتی ہے۔ چنانچہ ۶ھ میں یہودی سردار ابو رافع آپ کے ایماء سے مارا گیا۔

ابو رافع کے بعد اسیر بن رزام مسند ریاست پر بیٹھا اس نے یہود کو جمع کر کے کہا کہ میرے پیشروؤں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں صحیح قدم نہیں اٹھایا اب ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالخلافہ پر حملہ کریں گے اور اس کے لئے اس نے ایک لشکر بھی تیار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سازشوں کا فتنہ مصالحت سے دبانے کی کوشش کی۔ اس کے باوجود یہود کے حلیف غطفان کے قبیلہ بنو فزارہ نے مسلمانوں کے خلاف پہلی جنگی کارروائی کا آغاز ۷ھ میں کر دیا۔

یہود کی پہلی جنگی کارروائی انہوں نے ذی قرد کی چراگاہ پر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مویشی چرا کرتے تھے حملہ کر دیا۔ اور چند اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے۔ لیکن ایک بہادر نوجوان صحابی سلمہ (بن الاکوع) نے ان کا تعاقب کر کے انہیں عین اس وقت جب وہ پانی کے چشمہ پر تھے تیروں کی بوچھاڑ کر کے بھگا دیا اور اونٹنیاں واپس لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اچانک حملہ کی خبر ہوئی تو آپ صحابہ کے ساتھ تشریف لائے۔ بہادر سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دشمن کا مزید تعاقب کرنے کی درخواست کی اور کہا میں نے انہیں چشمہ کا پانی نہیں پینے دیا تھا وہ سخت پیاسے ہیں اگلے چشمہ پر ضرور مل جائیں گے۔

جانتے ہو تمہارے سید و مولا رحمۃ للعالمین نے اس کا کیا جواب دیا ایک فقرہ کہہ کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ نہیں نہیں بلکہ رحمتوں کا سمندر ایک فقرے میں سمو دیا فرمایا اے سلمہ اذا ملکت فاسجح کہ جب دشمن پر قدرت حاصل ہو جائے تو پھر نرمی اور عفو سے کام لیا کرو۔

اے رحمت مجسم! تجھ پر سلامتی ہو، تجھ پر ہزاروں رحمتیں ہم نے عفو کی تعلیم کے چرچے تو دنیا میں بہت سنے لیکن عفو و رحمت کے نمونے تیرے وجود ہی سے دیکھے۔ ہاں ہاں تیرے ہی دم قدم سے عفو و کرم کے ایسے چشمے پھوٹے کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی اس سے فیضیاب ہوئے۔ احباب کرام! یہود کے حلیف بنو فزارہ کا مسلمانوں کی چراگاہ پر حملہ ان کی طرف سے واضح اعلان جنگ تھا۔ اب دانشمندی یہی تھی کہ آگے بڑھ کر خیبر والوں کی خبر لی جائے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف پیشقدمی کے لئے حکم فرمایا سولہ سو مسلمان سپاہی اس غزوہ کے لئے تیار ہوئے جن میں سے دو سو گھوڑ سوار تھے اور باقی پیدل اور اونٹوں پر تھے اس کے مقابل پر یہود خیبر مضبوط قلعوں کے علاوہ سامان حرب سے لیس تھے۔

مسلمانوں کی پیشقدمی ان حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت دانشمندی اور حسنِ تدبیر سے بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ خیبر کی طرف خاموش پیشقدمی کا پروگرام بنایا۔

یہ منصوبہ جتنا اہم تھا اس پر عمل اتنا ہی نازک اور کٹھن تھا بڑا مسئلہ کسی محفوظ ترین چھوٹے راستے سے لشکر کو لے کر خیبر پہنچنا تھا۔ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جد و جہد فرما کر ایک غطفانی شخص حسیل کو راستہ کی راہنمائی کے لئے تیار کر لیا۔ جب سب انتظامات مکمل ہو گئے تو حضور نے حضرت سباع بن عرفطہ کو مدینہ میں امیر مقرر فرمایا اور محرم ۷ھ کی ایک رات کو اجتماعی دعا کے بعد خیبر کا قصد فرمایا۔

حضور کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ آپ کی شریک سفر ہوئیں حضرت انس بن مالکؓ بطور خادم خاص حضور کے ہمراہ ہوئے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلد از جلد خیبر کا یہ سفر طے کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے اپنے ساتھ مقدمۃ الجیش میں تیز شتر سواروں کے دستہ کو چلنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم تیز چلیں گے کوئی اڑیل اونٹ ساتھ نہ ہو۔ قافلہ روانہ ہوا۔ آپؐ نے ایک شاعر صحابی حضرت عامرؓ کو فرمایا کیا تم ہمیں اپنے گیت نہیں سناؤ گے۔

عرب شتر سوار اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے خاص راگ میں شعر پڑھتے تھے جسے حُدی کہتے ہیں عامر یہ شعر پڑھنے لگے۔

اللھم لولا انت ما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا

فاغفر فداءً لک ما ابقینا
وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الاولیٰ قد بغوا علینا
فابقین سکینۃ علینا
اذا ارادوا فتنۃ ابینا
ونحن عن فضلک ما استغنینا

یعنی اے اللہ! اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ خیرات کرتے نہ نماز پڑھتے جب تک ہمارے دم میں دم ہے ہم تجھ پر فدا اور قربان ہیں۔ اے اللہ تو ہماری لغزشوں کو معاف فرما اور اگر دشمن سے ہمارا مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ دشمن نے ہم پر زیادتی کی ہے تو ہمیں سکینت عطا فرما۔ جب دشمن فتنہ کا ارادہ کرے ہم اس کا سختی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اللہ! ہم تیرے فضل و عنایت کے محتاج ہیں۔

میں متعجب اور حیران ہوں کہ عرب کے وہ بادیہ نشین اس پاک نبی کی صحبت سے صیقل ہو کر نور ایمان سے کیسے منور ہو گئے تھے کہ ان کی حُدی کے مضمون میں بھی سچائی، پاکیزگی اور معنویت نظر آتی ہے۔ اس طرح بسرعت منزلیں مارتے ہوئے رسول اللہؐ نے دوسرا پڑاؤ خیبر سے تین میل ادھر صہبا مقام پر کیا اس جگہ آقا اپنے غلاموں کے ساتھ کمال سادگی، انکساری اور بے تکلفی سے ماحضر تناول کرتا نظر آتا ہے وہ کھانا کیا تھا جو کے ستو اور کچھ کھجوریں!

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائے سفر حسیل کو بلا کر فرمایا کہ اب مجھے ایسے محفوظ راستے سے خیبر پہنچا دو جو غطفان اور خیبر کے درمیان سے گزرے۔ حسیل آپ کو ایک چوراہے پر لے آیا اور کہا یہ چاروں راستے خیبر جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان راستوں کے نام ان کے درمیان پڑنے والی آبادیوں کی تفصیل پوچھی پہلے تینوں راستے آپ نے اختیار نہیں فرمائے اور چوتھا راستہ جسے مرحب کہتے تھے پسند فرمایا۔

میں سوچتا ہوں کہ مشرک حسیل جو ان راستوں کا بھیدی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بصیرت پر حیران اور متعجب تو ضرور ہوا ہوگا اس بے چارے کو کیا معلوم کہ یہ عظیم انسان تو خدا کے نور سے دیکھتا ہے صراط مستقیم کی دعائیں کرنے والے اس حقیقی رہنما کو صرف روحانی راستوں کی ہی رہنمائی تو نہیں کی جاتی تھی بلکہ خداداد نور بصیرت سے وہ دنیا کے راستوں پر بھی گہری نظر رکھتا تھا۔

الغرض اس راستے سے چل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رجیع مقام پر پہنچے جو غطفان اور خیبر کے عین درمیان میں ہے اس طرح دراصل آپ غطفانیوں کی امداد کو روکنا چاہتے تھے۔ آپ کی یہ تدبیر بہت کارگر ثابت ہوئی اور آپ نے اپنی حیرت انگیز خداداد فراست سے غطفان کے چار ہزار سپاہیوں کی امداد سے اہل خیبر کو محروم کر دیا۔ اور یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی فتح تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریباً ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ تین راتوں کے مسلسل تھکا دینے والے سفر میں طے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پہنچ گئے۔ جب آپ میدان خیبر میں داخل ہونے لگے تو صحابہ کرام نے "اللہ اکبر" اور "لا الٰہ الا اللہ" کے نعرے بلند کرنے شروع کئے۔

ذکر الٰہی کی مصلحت اس خاموش پیشقدمی میں نعروں کا یہ شور خلاف مصلحت تھا آپ نے صحابہ کو اِن نازک لمحات میں عمل صالح کا درس دیتے ہوئے فرمایا!

"ارحموا علیٰ انفسکم" تم لوگ اپنے نفسوں پر رحم کرو۔

"اللہ اکبر" اور "لا الٰہ الا اللہ" تو ذکر الٰہی کے کلمے ہیں، آہستہ ذکر الٰہی کرو جس کو تم پکارتے ہو وہ زہرہ ہے نہ غائب بلکہ وہ خوب سنتا ہے وہ تمہارے قریب اور تمہارے ساتھ ہے۔

(بخاری)

یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کا کمال تھا کہ اپنے دل کی بات ایسے خوبصورت انداز اور جامع الفاظ میں بیان کر دی کہ کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔

اگر کسی کو یہ خیال آسکتا تھا کہ دشمن کے خوف سے خدا کا نام بلند کرنے سے روک دیا گیا تو اس کا جواب دیا کہ اپنے نفسوں پر رحم کرو اور خود ہلاکت کو دعوت نہ دو۔

اب مصلحت وقت کا تقاضا آہستہ ذکر کا ہے اور اس وقت یہی عمل صالح ہے ورنہ جہاں تک خدا کی یاد کا تعلق ہے محمد مصطفیٰ سے بڑھ کر کون اپنے رب کا عاشق ہو سکتا ہے آپ تو اس کی یاد میں مست خیبر میں داخل ہو رہے تھے۔

خادم رسول حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس سفر میں بارہا رسول اللہ کو یہ دعا کرتے سنا۔

اللّٰھم انی اعوذ بک من الھم والحزن

کہ اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کے غم و اندوہ سے پناہ مانگتا ہوں میں سوچتا ہوں اس شاہِ دو عالمؐ کو کس چیز کا غم تھا جس سے بچنے کی وہ دعائیں کرتے تھے تو قرآن شریف کی آیت لَعَلَّکَ باخِعٌ نَّفْسَکَ مجھے جواب دیتا ہے کہ اُس رحمۃ للعالمین کو ایک ہی تو غم تھا جو سب غموں سے سوا تھا اور جس سے آپ کو کسی پہلو چین نہ آتا تھا یعنی دشمنان اسلام کی ایمان سے محرومی کا غم۔ انسانیت کے لئے ایسا غم کس نے اُٹھایا اور کون انسان کے دکھوں کا مداوا بن کر آیا۔ وہی ایک ہی تو ہے۔ ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کہ ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

باقی

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ نصیحت کے معاملے میں اصل نصیحت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھیں اور یہ نہ دیکھیں کہ کس نے نصیحت کی ہے۔ اگر کہنے والے کے کہنے میں اس کی اپنی ذات کے گند کی بھی ملونی شامل ہے تو تب بھی نصیحت سے فائدہ اٹھائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد الحکمۃ ضالۃ المؤمن میں اتنا گہرا فلسفہ پوشیدہ ہے کہ اس پر عمل کرنے سے اتنی حیرت انگیز اطاعت کی توفیق ملے گی کہ دنیا اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

حضور نے فرمایا ایک اہم بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پاک کا مطالعہ صرف اس تماش بین کی حیثیت سے نہیں کیا جا سکتا جو میدان سے باہر بیٹھا کرکٹ کا میچ دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا ہو اور جس کے فرائض میں رہی یہ بات شامل نہ ہو کہ اس نے بلا پکڑ کر کھیلنا ہے بلکہ سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے یہ بات لازمی ہو جاتی ہے کہ اس نمونے پر جتنا ممکن ہو سکے عمل بھی کرنا ہے اور اس کا لطف اٹھا کر بھی ایک قدم اس راہ پر نہ مارنا منافقت اور جھوٹ ہے ایسے شخص کو نہ درود بھیجنے کا حق ہے اور نہ اس کی کوئی اہمیت ہے کہ اس کا اپنا عمل اپنے نظریات کی تردید کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ جب بھی سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی واقعہ سنیں یا پڑھیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا ہو اور پھر اس کے لئے کوشش بھی کرنی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس تمہید کے بیان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے ایک نہایت اعلیٰ پہلو کا بڑے پیارے اور دلوں کو متاثر کرنے والے انداز میں ذکر کیا۔ حضور ایدہ اللہ کا وجد آفریں طرز خطابت سیرۃ نبیؐ کے بیان میں اپنے عروج پر تھا بعض اوقات حضور ایدہ اللہ کی اپنی آواز بھی گلوگیر ہو جاتی اور حاضرین کا یہ حال تھا کہ اکثر کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لا تثریب علیکم الیوم

کہہ کر کفار مکہ کو معاف کر دینے کا جو اعلان کیا حضور ایدہ اللہ نے اس سے پہلے ہونے والے واقعات کی روشنی میں اس اعلان کی عظمت اور اس کی جلالت شان پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے اس معافی کا حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے اپنے بھائیوں کو دی گئی معافی سے موازنہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی عظمت کو بہت اچھوتے انداز میں اُجاگر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے بعد کفار مکہ کو معاف فرمایا۔ تو عجز اور انکسار سے کام لیتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کے وہ الفاظ استعمال فرمائے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف فرماتے ہوئے کہے تھے۔ حالانکہ غور سے دیکھا جائے تو حضرت یوسف علیہ السلام کے اس فعل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاف کر دینے کے فعل سے کوئی نسبت نہیں۔ یوسف کے ساتھ ان کے بھائیوں نے کیا کیا؟ یہی کہ ان کو اس طرح سے کنوئیں میں پھینکا کہ قریب سے گزرنے والا کوئی قافلہ نکال لے نہ کسی نے گالیاں دیں نہ ماریں کھانی پڑیں۔ اس کے کئی سال بعد یوسف کے بھائی ایسی قابل رحم حالت میں انہیں ملے کہ فاقہ کشی سے ان کے پیٹ کمروں سے لگے ہوئے تھے۔ اتنی مدت کے بعد ایسی خراب حالت میں بھائی ملے تو ویسے ہی ہمدردی کے جذبات اُبھر آتے ہیں اور پھر ان بھائیوں سے یوسف بدلہ نہ لے سکتے تھے کیونکہ ملک کا قانون اتنا سخت تھا کہ بھائی کو اپنے پاس روک بھی نہ سکتے تھے۔ اس لئے بدلہ کی طاقت رکھنے کے باوجود معاف کرنے کا سوال ہی نہ تھا بلکہ محض دل سے دکھ دور کر دیا۔ ان کی معافی میں انتقام چھوڑنے کا کوئی عنصر شامل نہیں کیونکہ وہ اپنے بدلے لے ہی نہیں سکتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے مقابل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ دیکھیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان تھا کہ انتہائی اذیتیں پہنچانے والے جانی دشمنوں کو معاف فرما دیا اور یہ آپؐ کی عاجزی اور انکساری تھی کہ اپنے احسان کا ذکر یوسف علیہ السلام کے حوالے سے ان کے الفاظ میں کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کو معاف فرمایا؟ ان کو جنہوں نے مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر قتل کر دیا بچوں کو ذبح کر دیا، تین تین سال تک بھوکوں مارنے کی مسلسل کوشش کی۔ آنحضور نے کس طرح سے معاف کیا؟ یہ نہیں کہ صرف ایک فقرہ کہہ دیا بلکہ اس معافی کے بعد حسن و احسان کے واقعات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ایک ایک دشمن سے احسان کا ایک ایسا سلوک فرمایا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے ایسے جانی دشمنوں کے ساتھ (معافی کے بعد) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر احسانوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ تھی آپؐ کی عظیم معافی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک نہیں سینکڑوں واقعات ہیں۔ ان کے اثرات بڑھتے اور پھیلتے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کفار کو معاف فرمایا۔ تو کیا آپؐ کو یاد نہیں تھا کہ انہوں نے کیا کیا ظلم کئے ہیں۔ حمزہؓ سے کیا سلوک ہوا۔ بلالؓ کو کس طرح تپتی گلیوں میں گھسیٹا گیا۔ ایک ایک دکھ تازہ تھا اور ایک ایک زخم زندہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب دکھ اور غم برداشت کئے اور غیر معمولی صبر و برداشت کا مظاہرہ فرمایا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دکھوں کو ان کے دکھوں میں تبدیل کر دیا جن کو معاف کیا گیا تھا چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ ان لوگوں کو جب اپنے جرائم کا خیال آتا اور معاشرے میں عزت نہ ملی تو انہوں نے خلیفۃ الرسولؐ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس کا ازالہ کیا ہے تو حضرت عمرؓ نے میدان جنگ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ دو ایسے صحابہ حارث بن ہشامؓ اور سہیل بن عمروؓ اپنے بچوں سمیت میدان جنگ کی طرف گئے اور دونوں خاندانوں کا صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی کے سوا کوئی باقی نہ بچا۔ اس طرح سے انہوں نے اپنے خون سے اپنے گناہوں کو دھو دیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے انہی جذبوں کو آپ نے دنیا بھر میں پھیلانا ہے۔ ساری دنیا میں یہ ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد کی گئی ہے کہ اس کا ہر فرد عدل اور پھر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں احسان پر قائم ہو۔ اور پھر دعا کرے کہ وہ ایتاء ذی القربیٰ کے مقام پر فائز ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کریں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر اس اسوہ کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ایک بجکر آٹھ منٹ پر شروع ہوا اور ایک بجکر اٹھاون منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے ۴۸ منٹ خطبہ ارشاد فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید میں ایک مطالبہ رخصت کے ایام خدمتِ دین کیلئے وقف کرنا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مہتمم تحریک جدید

چنیوٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ

۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چنیوٹ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم نصر اللہ حمید صاحب مکرم مبارک حمید صاحب اور مکرم عبد الصبور سلمان صاحب نے درثمین اور درِ عدن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مدح میں مندرج منظوم کلام میں سے ایک حصہ ترنم سے سنایا۔ مکرم مظفر احمد صاحب اور مکرم منور احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت اقدس کے منثور کلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے آخر میں خاکسار نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں مثلاً غرباء سے ہمدردی دشمنوں سے حسن سلوک اور اخلاق فاضلہ وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جلسہ کے دوران حضرت اقدس کے مشہور عربی نعتیہ قصیدہ کا اردو ترجمہ بھی سنایا گیا۔ دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(سردار عبد القادر صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

ناشکری نہیں کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل اس کثرت اور تواتر سے نازل ہو رہے ہیں کہ اس کے فضلوں کی بارش رکنے کا نام نہیں لیتی۔ ہمیں ان فضلوں کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے اور ہر وہ قربانی خدا کی راہ میں پیش کر دینی چاہیئے جس کا غلبۂ دین حق کی مہم مطالبہ کرتی ہے۔" (بحوالہ الفضل ۲۳/۵/۸۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

اطفال الاحمدیہ توجہ کریں!

آپ کی اس سہ ماہی کے مقابلے کا عنوان "ابنِ عربیؒ" ہے۔

ابن عربیؒ ایک دفعہ حلب میں گورنر کے عطا کردہ عالیشان مکان میں مقیم تھے کہ ایک فقیر انکے پاس آیا اور ان سے سوال کیا۔ ابن عربیؒ کے پاس اس وقت دینے کے لیے کچھ بھی نہ تھا، تاہم انھوں نے اس کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیا اور اپنا عالیشان مکان اسے دے ڈالا۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز مغرب مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم کرنل دلدار احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کی۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

"مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم حسین الحاسن صاحب کی کراچی میں اچانک وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ہمارے امیر محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے برادر نسبتی تھے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۵۴ برس تھی۔ وفات اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ہوئی۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بچے ہیں۔

یہ وفات اس لحاظ سے زیادہ اندوہناک ہے کہ ابھی چند ہی روز قبل مرحوم کے برادر اصغر مکرم کریم المکارم صاحب لاہور میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے تھے۔ اور چند ہی ماہ قبل مرحوم کی والدہ ماجدہ بھی انتقال کر گئی تھیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم اس گہرے صدمہ کے موقع پر مرحوم کے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ہم ہیں

(اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی)"

اعلان نکاح و شادی

عزیزم ارشد محمود چیمہ ساکن سٹاک ہالم (سویڈن) ابن چوہدری محمد اسلم صاحب چیمہ آف شیخوپورہ کا نکاح خاکسار نے مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک عزیزہ فرزانہ مختار دختر مکرم شیخ مختار احمد صاحب ممن آباد لاہور کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیز موصوف کی بارات اسی روز شیخوپورہ سے لاہور آئی تھی بعد نماز جمعہ رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ دوسرے روز چوہدری محمد اسلم صاحب نے اپنے مکان واقعہ اقبال پارک شیخوپورہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دونوں خاندانوں کے لیے خوشی و مسرت کے سامان پیدا کرنے کا موجب بنائے آمین۔ (منیر الدین احمد مربی سلسلہ دار الذکر لاہور)

۲۔ میرے بیٹے عزیزم نوید اطہر شیخ ڈپٹی پراجیکٹ منیجر ابن مکرم شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم آف لاہور کا نکاح عزیزہ عائشہ رابعہ مسعود بنت مکرم پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ڈیوس روڈ لاہور کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ عائشہ رابعہ مسعود مکرم خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب مرحوم کی پوتی ہے اور عزیزم نوید اطہر شیخ حضرت صوفی شیخ مولا بخش صاحب آف لاہور جو کہ حضرت اقدس کے ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے اور حافظ حلیمہ بیگم صاحبہ آف مالیر کوٹلہ کا نواسہ ہے۔

۱۶ دسمبر ۱۹۸۲ء کو عزیزم نوید اطہر شیخ کی تقریب شادی عمل میں آئی اور ۱۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مبوگا روڈ ٹاؤن میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

اس سے قبل میرے چھوٹے بیٹے عزیزم ناہید اطہر شیخ کیمیکل انجینئر B.A جن کا نکاح ۱۸ جون ۱۹۸۲ء کو کراچی میں ہوا تھا کی تقریب شادی ۳ دسمبر ۱۹۸۲ء کو کراچی میں ہوئی تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور ہم سب کو اپنی رضا عطا فرمائے۔ آمین۔

(بیگم شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم ۱۲۱ اے علامہ اقبال روڈ لاہور ۵)

درخواست ہائے دعا

• مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد علاقہ بھاولنگر اور منیر احمد صاحب بسمل مبلغ میگوس نائیجیریا کے چچا جان آٹھ یوم سے شدید بخار میں مبتلا ہیں کمزوری بے حد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سب افراد خاندان بڑے پریشان ہیں۔ احباب دعا کریں کہ شافی مطلق کامل شفا عطا کرے۔

(ناصر احمد چٹھہ چک ۱۸۴ ضلع بہاولنگر)

• مکرم میاں عبد اللطیف صاحب شاہ کوٹی جو آج کل دل کے عارضہ سے بیمار ہیں ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مکرم میاں صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(حافظ محمد اکرم حفیظ ضلعوار کلرک جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد)

• خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے اسلام آباد میں سٹون کریشر کا کام شروع کیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کاروبار کو میرے اہل و عیال کے لئے اور اور میرے لئے بابرکت اور باعثِ رحمت فرمائے۔ آمین۔ اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

(محمود احمد کھوکھر۔ اسلام آباد)

ولادت

۲۴ دسمبر ۱۹۸۲ء کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی چوہدری محمد اعظم صاحب باب الابواب ربوہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "نوید اسلام" رکھا ہے۔ نومولود صوبیدار حبیب الرحمٰن صاحب ابرانوی گوٹھ رحمٰن آباد بلٹری شاہ کریم حیدر آباد سندھ کا نواسہ اور چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ابرانوی صاحب کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کا وجود خاندان اسلام اور احمدیت کے لئے مبارک کرے لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے نیز ہمشیرہ صاحبہ کی صحت بھی چند روز سے ناساز ہے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(سلطان احمد خاں باب الابواب۔ ربوہ)

وقفِ جدید کے شیریں ثمر احباب جماعت سے قربانیوں میں قدم آگے بڑھانے کا تقاضا کرتے ہیں (ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی صحت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۱۳۶

میں ذکریا انوری ولد مولانا فضل الٰہی صاحب انوری۔ قوم تھیم۔ پیشہ معلم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۵ ناٹا ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے

العبد:- ذکریا انوری AQ SCHOOL

آئرکن نے لینڈے کو اداٹینٹ ٹائیجریا۔

گواہ شد ۱:- محمد زبیر منگلا ولد رائے اللہ بخش صاحب منگلا۔ وصیت نمبر ۲۲۰۷۸

گواہ شد ۲:- محمد انور قریشی وصیت نمبر ۱۶۹۱۱

مسل نمبر ۲۵۱۳۷

میں خالدہ قیصر زوجہ ریاض احمد صاحب قیصر قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنڈن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۵/۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:- مکان واقع لنڈن جو میں اور میرے خاوند نے بیس ہزار پونڈ میں مارگیج پر خریدا ہے اور پندرہ ہزار پونڈ ہم دونوں پر قرض ہے ۱/۲ حصہ کی مالک ہوں

۲:- حق مہر چھ ہزار روپے بذمہ خاوند۔

۳:- چوڑیاں ۱۲ عدد وزنی ۱۵ تولہ مالیتی -/۱۵۰ پونڈ

۴:- کڑے دو عدد وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۱۴۰ پونڈ

۵:- گلوبند سیٹ ۳ تولہ مالیتی ۲۱۰ پونڈ۔ ۶:- دو عدد ہار سیٹ ۱۵ اور ۵ تولے مالیتی -/۱۵۰ پونڈ -/۳۵۰ پونڈ

۷:- چھوٹا ہار سیٹ وزنی ۱/۲ ۲ تولہ مالیتی -/۱۸۰ پونڈ

۸:- تین بالیاں متفرق قسم ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی -/۱۵ پونڈ

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۳ پونڈ ماہوار بصورت اولانس بچگان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- خالدہ قیصر 4 CENTRAL AVE

FAR TOWN HUDDERSFIELD

گواہ شد ۱:- ریاض احمد قیصر خاوند موصیہ

گواہ شد ۲:- مرزا محمود احمد مبلغ سلسلہ مانچسٹر۔ U.K۔ لنڈن۔

مسل نمبر ۲۵۱۳۸

میں ریاض احمد قیصر ابن حکیم سراج الدین صاحب سابق درویش قادیان۔ قوم۔ پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن لنڈن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۵/۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:- مکان جو کہ بیس ہزار پونڈ میں مارگیج پر لیا ہوا ہے کا ۱/۲ حصہ پندرہ ہزار پونڈ قرض بقایا ہے اس مکان کا ۱/۲ حصہ میری اور ۱/۲ حصہ میری بیوی کی ملکیت ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد پونڈ ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ریاض احمد قیصر خاوند موصیہ

گواہ شد ۱:- مرزا محمود احمد مبلغ سلسلہ مانچسٹر۔ U.K۔ لنڈن۔

مسل نمبر ۲۵۱۳۹

میں چوہدری نذیر احمد باجوہ ولد الحاج چوہدری فضل احمد باجوہ۔ قوم۔ پیشہ ملازمت عمر ۷۱ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن لنڈن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۵/۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:- سوا آٹھ گھماؤں زمین واقع ۱۱ آر چک ۱۰۱ ضلع ملتان پاکستان۔ ۲:- نقد پانچ ہزار پونڈ بنک میں جمع ہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۱۰ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری نذیر احمد باجوہ

35- CAMBALT ROAD PUTNE

S.W.15 U.K لنڈن

گواہ شد ۱:- شیخ مبارک احمد امام مسجد لنڈن۔

گواہ شد ۲:- محمد اکرم خاں غوری۔ لنڈن۔ U.K

مسل نمبر ۲۵۱۴۰

میں خواجہ حمید احمد ولد خواجہ غلام احمد صاحب ہمبرگ مغربی جرمنی۔ قوم کشمیری میر۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ہمبرگ۔ ضلع مغربی جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۵/۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۰۰ مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- خواجہ حمید احمد KROOMHORST 115 A

2 HOMBURG 53 ہمبرگ مغربی جرمنی۔

گواہ شد ۱:- حیدر علی ظفر مبلغ سلسلہ مغربی جرمنی

گواہ شد ۲:- مقصود الحق وصیت نمبر ۲۱۹۴۴ مغربی جرمنی

مسل نمبر ۲۵۱۴۱

میں عبد السمیع ولد مکرم عبد الحق صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال مغربی جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۵/۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰۰ مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبد السمیع ولد عبد الحق دار الرحمت وسطی ربوہ

VAALSER STR 332

5100 AACHEN مغربی جرمنی۔

گواہ شد ۱:- وسیم احمد وصیت نمبر ۱۸۱۰۰ (مغربی جرمنی)

گواہ شد ۲:- مقصود الحق وصیت نمبر ۲۱۹۴۴ (مغربی جرمنی)

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم عزیز دین صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انگلستان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم عزیز دین صاحب ۱۱ر۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء کی درمیانی رات دل کے حملہ کی وجہ سے لنڈن میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم جماعت احمدیہ انگلستان کے سب سے قدیمی اور بزرگ رکن ہونے کے علاوہ اس کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ پہلے لنڈن میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ نے پڑھائی جس میں قریباً دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

آپ کا تابوت آپ کے فرزند اکبر مکرم منیر احمد دین، بھتیجے مکرم عبد السبحان منان اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ۱۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بذریعہ ہوائی جہاز براستہ لاہور ربوہ لائے اسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے مرحوم موصی تھے۔ چنانچہ جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کے جسد خاکی کو وہاں دفن کیا گیا

مرحوم نصف صدی سے بھی قبل جبکہ آپ کی عمر چودہ پندرہ سال تھی اپنے والد محترم کے پاس لنڈن تشریف لے گئے۔ ان کے والد بزرگوار وہاں تجارت کرتے تھے۔ آپ نے تمام عمر انگلستان میں ہی بسر کی۔ نہایت نیک، متقی، پرہیزگار اور مخلص احمدی تھے مشن کے ساتھ ہمیشہ گہرا رابطہ رکھا اور مبلغین سلسلہ کے ساتھ بھرپور تعاون ان کا خصوصی امتیاز تھا۔ جماعت احمدیہ انگلستان کو پروان چڑھانے اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ نہایت خلیق، ہنس مکھ، شگفتہ مزاج۔ بلا امتیاز ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور عملی ہمدردی اور غمخواری کا ثبوت دینا ان کا خاص شیوہ تھا۔ اسی لئے اپنوں اور پرایوں سب میں یکساں ہر دلعزیز تھے چنانچہ ان کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے آنے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد انگریزوں، سکھوں، عیسائیوں اور ہندوؤں وغیرہ دیگر اقوام و مذاہب کے لئے لوگوں کی بھی شامل تھی۔ ان کا وجود احمدیہ مشن اور جماعت احمدیہ انگلستان کے لئے نہایت بیش قیمتی سرمائے کی حیثیت رکھتا تھا ایسے بزرگ اور نافع الناس بزرگ کی رحلت واقعی عظیم صدمہ اور نقصان کا موجب ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم عزیز دین صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور جملہ فرزندان صاحبزادیوں اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دعائے مغفرت

● خاکسار کے ہم زلف محترم شہزادہ محمد عثمان صاحب دار الصدر شرقی ربوہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء کو سات بجے صبح اچانک بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم و مغفور صاحب رؤیا و کشوف اور دعا گو بزرگ تھے۔ بہت سی صفات حسنہ سے متصف تھے۔ نماز تہجد کے قبول احمدیت سے قبل ہی پابند تھے۔ نہایت حلیم و بردبار اور راضی بقضاء صفت بشر تھے۔ خلق خدا کی ہمدردی اور درد کے جذبہ سے سرشار تھے ضرورت مند کی حاجت پوری کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں بیعت کی اور دو سال بعد ہی ۱۹۲۹ء میں وصیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم و مغفور شہزادہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے خاندان میں اللہ تعالیٰ نے محض انہیں ہی احمدیت کی نعمت سے مشرف کیا۔

مرحوم و مغفور کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ آپ بفضلہ تعالیٰ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین مکرم میاں ناصر علی صاحب نے دعا کرائی۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم و مغفور کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے آمین۔

(محمد اکرم خان کارکن نظارت علیا دار الصدر۔ ربوہ)

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن چھوٹا اور بڑا تھوک نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے مبارک احمد معرفت احمد اسٹیٹس انس مارکیٹ ربوہ سے رجوع فرمائیں

(مرزا مظفر احمد پبلشر قاعدہ یسرنا القرآن بیت الاحسان دار الصدر ربوہ)

گمشدہ چادر

جلسہ سالانہ سے واپسی پر مورخہ ۲۹/۱۲/۸۲ کو ایک گرم چادر سرخ رنگ کی گوجرانوالہ سے سیالکوٹ کے لئے بس تبدیل کرتے وقت رہ گئی تھی جس دوست کو ملی ہو وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مشتاق احمد عاجز
ڈیفنس آفس سیالکوٹ

احمد موٹرز فون ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز
جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کے لئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز
فون: ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵

شکور پارک ربوہ ہاؤسنگ سکیم
ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں
ہر قسم کے جھگڑے سے پاک
احباب فائدہ اٹھائیں
باسط منزل دار الرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون ۶۱۴
پروپرائیٹر حاجی عبد السمیع

سیل شروع ہے
مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
علی اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۶۴
صدیق اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۴۰
املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ